انهم اتخذوا الشياطين اولياء ويحسبون انهم مهتدون

الحمد للہ والمنۃ کہ

منشی لیکھرام جی کے قرآن کی تعلیم کے فوٹو اور سوری پرساد جی کی قرآن کی حقیقت کا

الزامی جواب معروف بہ

وید کی حقیقت

من جانب جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب المتخلص بہ مخفی وساکنہ میرٹھ

سنہ ۱۹۰۱ء

فیض عام پریس میرٹھ میں چھپا

چوتھی مرتبہ تعداد ایک

ویدکی حقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنسکر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

آریون کی تصنیف و تالیف جسقدر سب و شتم۔ طعن و تشنیع سے بھرپور ہی اور حضرت شارع اسلام علیہ الصلوۃ والسلام اور قرآن شریف خدا کے کلام پر جھوٹے اعتراض اور توہینین اُنھون نے جو کچھ کی ہین وہ ستیارتھ پرکاش اور تکذیب براہین اور قرآن کی حقیقت دیکھنے والون پر خوب روشن ہین اور جن ویدون پر اُنکو ناز ہی جب اُنکی حقیقت دیکھی گئی تو مصرع مین الزام اُنکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا + کے مصداق پائی جسکے پڑھنے اور سُننے سے شرم آتی ہے چنانچہ مُشتے از خروارے رسالہ ہٰذا مین درج کیجاتی ہے اگر ناگوار خاطر گذرے تو قرآن کی حقیقت کے مُصنف وغیرہ آریون کو جو چاہین انعام عطا فرمائین کیونکہ اسکی ابتدا اُنہین کی طرف سے ہوئی اور جو کچھ ادھر سے ہدیہ نظر ہے وہ بغرض اظہار حق ہے نہ از روے حسد و کینہ سے

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

الملتمس ابو رحمت حسن صانہ اللہ عن الشر و الفتن

۸ دسمبر ۱۸۹۲ء

श्री गणेशाय नमः

(۱) شری گنیشاے نمہ۔ یہ منتر سام وید مطبوعہ وکٹوریہ پریس کانشی کے صفحہ ۱ مین جہان سے
اوتر سنہتا شروع ہوتا ہے مرقوم ہے اور بالعموم تمام ویدون کے ہر ایک اشٹک اور باب کے
شروع مین آتا ہی (دیکھو رگ وید مطبوعہ بمبئی) ترجمہ اسکا یہ ہی گنیش دیوتا کو سلام (گویا یہ
ویدون کی بسم اللہ ہے)

معترض ۔ اگر آریہ دھرم سچا اور وید پرمیشور کا کلام ہوتا تو پرمیشور کے نام سے شروع ہوتا
نہ گنیش دیوتا کے نام سے اور اگر وہ پرمیشور کا نام ہے تو کس نے رکھا ہی اور معلوم ہوا کہ اس سے
گنیش دیوتا افضل ہے کہ وہ اسکے نام سے ویدون کو شروع کرتا ہے اور خلقت بھی پرمیشور
کے نام وکلام کی ابتدا مین اسکو یاد کرتی ہے

(۲) **ॐ परमात्मने नमः** اوم پرماتمنے نمہ ۔ اوم پرم آتما کو سلام

معترض ۔ اگر پرماتما پرمیشور کا نام ہے اور سب آتما اسی سے نکلی ہین تو معلوم ہوا کہ پرمیشور روحون کا
چشمہ ہے اور اسکی روح جہان کی روحون کی معدن ہی (اسی وجہ سے اسکو جگت آتما کہتے ہین)
پھر کیا رہی ایشور کی فضیلت اور پر ۔ اور پرماتما سے اگر کوئی بڑی روح مراد ہے تو پرمیشور سے
اسکو افضل جاننا چاہیے کہ وید کو پرمیشور اسکے نام سے شروع کرتا ہے اور پرماتما وغیرہ یہ اوم اگر
پرمیشور کا نام ہے تو ویدون مین کیون نہین اور یجر وید کے خاتمہ پر جو اوم لکھا ہی وہ وید مین
داخل نہین ہوسکتا کیونکہ کاتب کی طرف سے بجاے تمت مرقوم ہے۔

* اگنی میڑے پروہتم یگیہ سے دیوم رتوجم + ہوتارم رتن دھاتمم *

* अग्निमीडे पुरोहितं यज्ञस्यदेवमृत्विजमाहोतारं रत्नधातमम *

(۳) یہ رگوید کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے ترجمہ کیا ہے کہ "ہے اگنی تم گیان سروپ ہو مین آپکی
تعریف کرتا ہون" اور سیاناچاریہ وغیرہ نے یہ کیا ہی کہ "مین اگنی کی جو ہوم کا گرو اور بڑا کارگن

اور دیوتاؤن کو نذرین پہنچانیوالا اور بڑا ثروت والا ہے تعریف کرتا ہون لفظی ترجمہ یہ ہے (اگنم) آگ کو (ایڑے) مین سراہتا ہون (پروہتم) بڑا گرو (یگیے) یگ کا (دیوم) دیو (ہوتارم) یگ کی چیزین لینے دینے والا (رتوجم) یگ کا رکن (رتن دہاتم) بڑا دولتمند ہے

معترض ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کا بنانیوالا کوئی پروہت ہے پرمیشور نہین کیونکہ یہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو (مین اگنی کی تعریف کرتا ہون) ایسا نہوتا بلکہ میرے یا اگنی پرمیشور کیلئے سب تعریفین ہین یا بندون کو نصیحت ہی) ایسا ہوتا ۔

دیانند جی نے شاہ عبد القادر صاحب کی طرز اختیار کر کے حاشیہ پر لکھا ہی کہ یہ خدا کیطرف سے بندونکو ہدایت ہی کہ تم لوگ میری تعریف اسطرح کیا کرو مگر بیان پر وہ صادق نہین آسکتا کیونکہ جہان پرمیشور نے فقط رگوید کے دس ہزار سے زیادہ منتر کہہ ڈالے وہان اتنا کہنے مین کہ ای بندو ایسا کہا کرو کیا دقت پیش آئی تھی پر اسکو تو وہ جانی جسمین مادہ فہم و ادراک ہو اور جسمین نہین وہ کیا جانے اب غرضی کوششون سے کیا ہوتا ہے ۔

باآب گنگا و جمنا سفید نتوان کرد
گلیم بخت کسانیکہ بافتند سیاہ

ऋचंवाचंप्रपद्ये मनो यजुः प्रपद्ये साम प्राणंप्रपद्ये चक्षुः श्रोत्रंप्रपद्ये
वागोजः सहोजो मयि प्राणापानौ

رچّا داچا پرپدیے منو یجوہ پرپدیے سام پرانم پرپدیے چکشوہ شروترم پرپدیے واگوجہ سہوجو مئی پرانا پانو

(۴) یجروید کے چھبیسوین باب کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے ۔ مین رگ کو زبان سے یجر کو دل سے سام کو دم سے حاصل کرون میری بینائی شنوائی اور واگوجہ سہوجہ طاقت مجھے میسر ہے اور میرے پران اپان بھی بنے رہین[1] ۔

---

[1] رچا کے معنی کسیکی جھوٹی تعریف یا بزرگی بیان کرنا رگوید مین دُنیا کی تعریف مین رچا بکثرت بیان کیگئی ہین اسواسطے گویائی مانگتا ہے اور یجر مین بکثرت قربانیون کا بیان ہے اسواسطے دل کی مضبوطی مانگتا ہے سام مین راگنیان ہین اسلئے اسکے واسطے دم یعنی سانس کی قوت اور درازی مانگتا ہے چونکہ اُس زمانہ مین اتھروید نہیں ہوا تھا اسلئے اسکا ذکر بھی نہین آیا ۱۲

معترض - اس منتر سے پرمیشور مین علمی لیاقت کی کمی اور مطلق بیخبری اور جسمیت ثابت ہوتی ہے کہ اسکی ذات کیواسطے اشد نقص ہے اسواسطے یہ خدا کا کلام نہین ہوسکتا البتہ کسی بیعلم بندے کا مقولہ ہوسکتا ہے کہ کسی سے جسمانی طاقتون اور حواس خمسہ کی سلامتی اور حصول علم کی تمنا رکھتا ہے اگر یہ کہین کہ منتر ہذا کے شروع سے اے بندے ایسا کہہ محذوف ہے تو ٹھیک ہے لیکن اس صورت مین پرمیشور سے وہ چیز حذف ہوئی کہ بندونکو جتلا دینی از بس ضروری تھی (شاید بھول گیا ہوگا) چونکہ بقول آریہ وید چار اور ایک ہی وقت نازل شدہ ہین اور یہان تین کے حاصل کرنیکی التجا کیگئی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ اتھرون وید خدا کا کلام نہین یا پرمیشور اسکا نام بھول گیا یا منتر الحاقی ہے -

यथेमां वाचं कल्याणी मावदानि जनेभ्यः ब्रह्मराजन्याभ्याᳬशूद्राय
चार्यायच स्वायचारणाय

جیسے مین اس کلیان دینے ہاری بانی کو بولتا ہون سب لوگون کیلئے برہمن اور چھتری اور آریہ اور سیوک اور پرسیوک (ایسا کوئی بول کے تو سنائی) معلوم ہوا کہ چھتری اور برہمنونکی صورت آریہ ہی کسی قوم کا نام ہو کل آریہ ورتی لوگون کو اور ویش کو نہین کہتے -

معترض - ہان صاحب اتنا جرأت کیسکا حوصلہ ہو کہ آپکی ہمسری کرے آپ تو وید کے مصنف ہی ہین مگر یہہ تو فرمایئے آپکا یہ ارشاد اگر نظم ہو تو دو نو مصرعہ باہم مربوط اور مقفے کیون نہین اگر نثر ہے تو مبتدا کی خبر اور خبر کا مبتدا کیون ندارد ہے کیا آپکے گیان مین ایسا ہی مہمل بیان ہوتا ہو جسمین عقل انسان قاصر و مجبور ہے یا حضور ہی خواب استراحت مین کچھ ایسا الاپ رہے ہین جسکا الفاظ غلط اور املا بے ربط اور مطلب خبط ہو - اور اسکی کیا وجہ ہو کہ اہل بلاغت کے خلاف آپنے برہمنون یعنی خواندہ اور افضل قوم سے گنتی شروع کی اور شودرون پر کہ ارذل قوم والا بیعقل ہین ختم کی کیا آپکے نزدیک سب سے زیادہ سمجھنے والے یہی ہین یا آپکی فصاحت اور بلاغت کی داد دہی کا حصر انہین پر ہے خیر تم جا لو تمھارا کام یہان نفس مطلب سے غرض تھی سو وہ سمجھا نہین گیا اسلام پر نکتہ چینی کرنیوالے اور فلاسفری کی ٹانگ توڑنیوالے اپنی طرف سے کچھ شامل کئے بغیر اگر یہ منتر سمجھا دین تو منہ مانگا انعام لین لفظ اسکے یہ ہین -

یتھے مام وراچم کلیانی ماوردانی جنیبیہ + برہم راجنیائی بھیام شودرائی چاریا چارناچسوائی جیسے مین بولتا ہون کلیان دینوالی بانی سب کے روبرو برہمن اور راجپوت دونو اور شودر اور آریا اور سیوک - میرے نزدیک یہ صاحب تو کیا اگر دُنیا بھر کے آدمی جمع ہو کر بحر فکر مین غوطہ لگائین تو بھی در مضمون ہاتھ نہ آئے ہان اگر اپنے پاس سے کچھ ملا کر کہدین تو وہ اُنکی جوانمردی ہو مگر ذاتونکی تقسیم اور وید کے مہمل ہونے مین شک نہین اسلئے یہ اللہ تعالی کی طرف سے نہین ہوسکتا۔

भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धीमहि। धियोयोनः प्रचोदयात् ॥

بھور بھوہ سوہ تت سویتور وریینم بھرگو دیوسے دھی مہی دھیو یونہ پرچودیات +

(۶) یہ رگوید منڈل ۳ سکت ۶۲ منتر ۱۰ سام وید پرپاٹھک ۶ اتراک ۳ ادھیا ۳ کھنڈ ۴ منتر ۱۰ اور یجروید کا گائتری منتر ہے (اوم) اوّل تو اوم گائتری مین داخل نہین بلکہ یجروید سے ہی زائد ہے اور وید کے مفسر کہتے ہین کہ جہان اوم لکھا ہو وہان برہما بشن - مہادیو یا بشن اور مہادیو اور شکتی دیوی مراد لیجاتی ہے کیونکہ یہ تریمورتی دیوتاؤن کی علامت ہے اور باقی منتر کے معنی محقق پنڈتون نے یہ کئے ہین (بھوہ) زمین (بھوہ) (سوہ) سُرگ (تت سویتو[۵] وریینم بھرگو دیوسے دھی می دھیو یونہ پرچودیات) ہم سورج کی بڑی روشنی پر دھیان کرتے ہین وہ روشن سورج ہماری عقلون کی راہ نمائی کرے -

شنکر اچارج کہتا ہے کہ جسوقت کوئی عورت یا شودر گائتری کی ایک ہتائی زبان پر لائے یا سُنے اُسیوقت نرک کو جاتا ہے اسلئے یہ منتر برہمن وغیرہ کی عورتون اور کائستھ اور سونار - لوہار - جاٹ گوجر وغیرہ شودرون کو پڑھنا پڑھانا ہرگز نہین چاہئے اور برہمن بھی اس احتیاط سے پڑھے کہ برہمن کے سوا دوسرے کے کان تک اسکی آواز نہ پہونچے -

معترض - بھلا ایسا پرشرک کلام پرمیشور کا گیان یا بخشش کا ذریعہ ہوسکتا ہے کہ جسکو اگر کوئی برہمن پڑھے یا سُنے تو سُرگ مین جای اور اسکی جورو یا کوئی دوسرا زبان پر لائے تو فی الفور نرک مین جائے ہرگز نہین بلکہ کسی ایسے پروہت کا ہوسکتا ہے کہ جو توحید اور خلق سے بے بہرہ اور کل عورتون اور شودرونکو

---

[۵] سوتیا یعنے سورج امر کوش کانڈ ۱ ورگ ۳ شلوک ۳۰

خدا کی رحمت سے محروم مانتا ہے سوای اپنے کسیکو نجات اور بخشش کا مستحق نہین جانتا -

त्यं सुमेषं महया स्वर्विदं शतं यस्य सुभ्व:साकमीरते
अत्यं नवाजंहवनस्यदं रथ मेन्द्रं ववृत्यामवसे सुवृक्तिभिः

تیم سو میشم مہیا سر ویدم شتم یسیے سو بھوہ ساک میرتے + اتیم نواجم ہونسیدم رتھ میندرو ورتیام وسے سوورکتی

(۷) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت باون کا پہلا منتر ہے ماسٹر لچھمنداس صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے اس مینڈھی کی بخوبی پوجا کرو جو آسمانون کو ہویدا کرتا ہے جسکی تعریف مین سینکڑون پوجاری بدل مصروف ہین مین اندر کے منتر پڑھکر اپنی حفاظت کیلئے رتھ مین سوار ہونیکو وہ رتھ کہ چالاک گھوڑے کیطرح جگ مین جلدی سے آتا ہی منت کرتا ہون -

معترض - پیارے منتر وید کسی اندر پرست یجہ باز وغیرہ کا کلام ہوسکتا ہی کہ مینڈھی وغیرہ کی پرستش اور شرک کو جائز رکھتا اور پرمیشور کو مینڈھا یا مینڈھی کو پرمیشور یا مینڈھی کیصورت مین پرمیشور کو سمجھکر مینڈھا پرستی کرتا اور کراتا ہی اسلئے پر شرک وغیر مہذب کلام پرمیشور کی طرف سے نہین ہوسکتا اور جو آسمان کو ہویدا کرنیوالا کوئی مینڈھا ہی ہے تو مضائقہ نہین مگر اسکا ثبوت مدعی کے ذمہ ہے -)

अङ्गा दङ्गात्सम्भवसि हृदया दधिजायसे ।
आत्मा वै पुत्र नामासि सजीव शरद:शतम् ॥

انگا دنگا تسم بھوسی ہردیا دہی جایسے + آتما وی پوتر ناماسی سجیو شرده شتم

(۸) بقول دیانندجی یہ سام وید کا منتر ہے - حالانکہ ایسا نہین ترجمہ ای بیٹی تو ہر اعضا سے پیدا ہوئی ہی اور دل سے پیدا ہوا ہی اسلئے تو میری روح ہی مجھسی سلامت رہ سو برس تک جی (ستیارتھ پرکاش)

معترض - اگر پرمیشور اولاد اور غم اور موت کے رنج اور منی اور اعضاؤن سے پاک ہے تو یہ اسکا کلام نہین ہوسکتا اگر پاک نہین تو ہوسکتا ہے اس صورت مین پرمیشور کی وفات کو بھی تسلیم کرنا چاہئے کہ بعد وفات پسر ضرور مرگیا اب مردہ پرمیشور کو زندہ ماننا جہالت ہے اور براہ عنایت اسکے فرزند دلبند کا نام بتانا چاہئے جسکے مرنے کے وقت وہ اسطرح پر رونے بیٹھا تھا (شاید یہ مسیح کے مصلوب ہونیکا قصہ ہے) چونکہ ہنود وغیرہ نے لکھا ہی کہ ست جگ مین آدمی کی

طبعی عمر چار سو برس کی ہوتی تھی اور اس منتر مین کل سو برس مذکور ہوئی اسلئے یہ ست جگ کا بنا ہوا نہین ہوسکتا کہ سو برس کی عمر بیان کرتا ہے یا منو ٹھیک نہین اور ست جگ مین بھی انسان کی طبعی عمر سو برس ہوتی ہوگی۔

(۲) تہذیب کیساتھ کلام کرنا اور عمدہ طور سے سمجھانا مہذبون کا دستور ہے چونکہ منتر مذکور مین اسکا پتہ نہین اسواسطے یہ کسی مہذب کا کلام بھی نہین ہوسکتا اگر اس عمدگی کیساتھ بات چیت کرنا درست ہے تو پھر خلاف تہذیب کسکو کہتے ہین اسلئے یہ خدا کا کلام نہین ہوسکتا۔

त द्वोचेद मृतं नु विद्वान गंधर्वो धाम विभृतं गुहा सत्।
त्रीणिपदानि निहिता गुहास्य यस्तानिवेद सपितुःपिताऽसत्

تدوُوچے دمِرتم نُووِدوان گندھرو ودھام وِبھرتم گوہا ست ترینی پدانی نہِتا گوہاسیہ یستانی ویدسَ پِتُہ پتاسَت

(۹) یہ یجروید کے بتیسوین ادھیا کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے اسکا ترجمہ یون کیا ہے کہ ای گندھرب تم سب سے زیادہ علم والے ہو تم سے ہماری کوئی چیز یا بات پوشیدہ نہین تم ہمارے باپ کے بھی باپ ہو۔ ویدون کے مصنف نے چونکہ دیوتا کی تعریف مین یہ فقرہ کہا تھا صحیح تھا اور پنڈت جی پرمیشور کی تعریف سمجھے ہین اسلئے لفظ (پتا کے پتا) کے معنی عالم اور پنڈت کئے ہین دادا نہین لکھے نمعلوم اسکے معنی مولوی یا پنڈت کونسی لغت کی کتاب مین لکھے ہین اگر دیانند جی نے اسبات کو ظاہر نہین کیا تو اس کے پیرو ہی پتہ دین ؎ پدر نتوانست پسر ہم تمام کند اگر کہین سے بھی پتہ نہ چلے تو اسکے معنی باوا کا باوا تسلیم کرین اور منتر نمبر آٹھ کا مضمون اس منتر سے باہم مقابل کرکے یقین جانین کہ اس مین مسیح کے مصلوب ہونے پر خدا باپ کا رونا اور اسمین بیٹے کا ایلی ایلی لما سبقتنی پکارنا مذکور ہے۔

वायवा याहि दर्शते मे सोमा अरंकृता। तेषांपाहि श्रुधीहवम्

وایوا یاہی درشتے سوما ارم کرتا + تیشام پاہی شرودھی ہوم +

(۱۰) یہ رگ وید کی پہلی اشٹک کا منتر ہے پوتھی آریہ بھیون ص ۱۲ مین دیانند جی نے ترجمہ کیا ہے ای وایو تو اپنی عنایت سے ہمارے پاس سب جگہ موجود ہے ہمنے عمدہ طریقہ سے سوم کا بہت اچھا رس نکالا ہے اور نیز سب عمدہ چیزین اچھی طرح سے بنا کر خدمت عالی مین حاضر کی ہین

قبول فرما اور ہم دونون (ویدکے مصنفون) کی آنند و شکر جیسے باپ کو بیٹا ایک ننھی سی چیز دیتا ہے اور وہ اسپر بالکل خوش ہوجاتا ہے ویسی ہی تو بھی ہم پر خوش ہو یعنی اے واہو پرمیشور ہمنے آپکے واسطے سوم کی ننھی سی شراب بہت عمدہ نکالی اور نقل کیواسطے نفیس نفیس طعام بھی طیار کئے ہین آپ خوش ہوکر تناول فرمائین ہماری ناداری پر خیال فرماکر تھوڑے دیئے کو بہت کچھ جانین اور جسطرح باپ بیٹے پر شفقت رکھتا ہے ویسے ہی آپ بھی ہمپر شفقت رکھین۔

معترض۔ یہہ بھی پرمیشور کا کلام نہین ہوسکتا کیونکہ وہ کھانے پینے وغیرہ کل حاجتون سے پاک ہے کسی کی شفقت وغیرہ کا محتاج نہین البتہ یہ کسی سوم نوش یا دیوتا پرست کا ہوسکتا ہے ورنہ سوم کی شراب بنانے اور پرمیشور کو اسپر رجھانیکے کیا معنی اور وہ کونسا پرمیشور ہے بھی اسلئے پرمیشور ہے کہ جسکی پوجا کیواسطے اسکو سوم کی شراب نکالنی پڑی اور اچھے اچھے نذرانہ گذرانے لازم آئے شاید کوئی جوگی افضل عمل کرکے سورج کے رستے جوگ کے ذریعہ سے اسکے پاس پہونچگیا ہوگا اور اس سُرگ واسی نے اسکی مہمان نوازی اسطرح کی ہوگی۔

अरित्रं वां दिवस्पृथु तीर्थे सिंधुनां रथः। धियायु युज्र इंदवः॥

ارترم وام دیوس پرتھ تیرتھے سندھونا رتھہ۔ دھیایو یجر اندوہ

(۱۱) یہہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت چھیالیس کا آٹھوان منتر ہے سائین اچارج وغیرہ نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے تمہاری کشتی جو آسمان سے بڑی ہے سمندر کے کنارے ٹھیرتی ہے تمہارا رتھ خشکی پر منتظر رہتا ہے تمہاری پوجا کیواسطے سوم کا رس نکالا ہے۔

معترض۔ یہہ منتر بھی کسی سوم کا رس نچوڑنے والے توحید سے محض ناواقف کا کلام معلوم ہوتا ہے کہ غیر محدود کو محدود بناکر کشتیون اور رتھون مین سوار کرتا ہے اور جھوٹ بولنے سے تعلق نہین شرماتا اور یہہ نہین خیال کرتا کہ جھوٹ بولنے اور بلوانے والے کی بہتر پشتین نرک مین جاتی ہین (دیکھو دہرم شاستر اور اتھروَن وید) اور جو یہ جھوٹھ نہین تو اتنی بڑی کشتی سمندر کے کنارے پر کسطرح ٹھیر سکتی ہے۔

तन्नो इन्द्रो वरुणो मित्रो अग्निराप ओषधीर्वनिनो जुषन्त ॥
शर्मन्त्स्याम मरुता मुपस्थे यूयं पात स्वस्तिभिः सदा नः ॥

تنؔ اِندرو رُدٔ رُو نو مِترو اگنرا پَہ او کھدِر وو نیو جوشنتہ ◆ شرمن سیام مُرُدتا مُو پستھے یویم پاتسو ستے بھی سدا نہ (۱۲) یہہ رگ وید کے پانچوین منڈل کا منتر ہے ۔ دیانند صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے ۔ اے پرمیشور یہہ سورج چاند آگ ہوا پانی اور درخت اور بوٹیان اور سب جنگلی گھاس تیرے حکم سے خوش ہوکے ہماری خدمت کرین اور سانس وغیرہ ہواؤن کی گود مین بیٹھے ہوئے ہم تیری عنایت سے ہمیشہ خوش رہین سب طرح کی حفاظتون سے تم سب ہماری حفاظت کرو کسی طرح سے ہمارا نقصان نہ ہونے پائے ۔ **مروت** از روے لغت آندہی کو کہتے ہین سانس وغیرہ معنی کرنا دیانندی صناعی ہے (آریہ بھوین)

معترض ۔ منتر ہذا سے یہ پایا جاتا ہے کہ سورج چاند وغیرہ کرہون اور آگ پانی وغیرہ عنصرون اور درخت وغیرہ نباتات مین حیوانات کی روحون کی مانند روح ہے اور وہ خوش ہوکر انسان کی سیوا اور حفاظت وغیرہ کرتے ہین اور انسان ہوا کی گود مین ہمیشہ خوش وخرم رہتے اور عیش اُڑاتے ہین مگر ایسے ہی بُت پرست کہتے ہین کہ اے پرمیشور تیرے حکم سے اِندر وَرُن وغیرہ دیوتا ہماری حفاظت کرین اور جس طرح پرمیشور کے حکم سے یہہ چیزین بیجان ۔ آریون کی حفاظت کرتی ہین ویسے ہی اُنکے جاندار دیو بھی اُنکی حفاظت کرتے ہین پھر آریون اور ان مین کیا فرق ہے وہ کیسے مشرک بُت پرست قرار دئے گئے ہین اور آریہ خدا پرست کس طرح کہلاتے ہین عجب کیفیت ہے کہ جو جاندارون سے حفاظت وغیرہ چاہے وہ مشرک اور گمراہ اور جو لکڑی وغیرہ بے جان چیزون سے استمداد چاہے وہ موحد اور خدا کا دوست کہلائے ؎

کارِ شیطان میکند نامش ولی
گر ولی این ست لعنت بر ولی

ادنیٰ طالب علم بھی بخوبی جانتے ہین کہ سورج اور چاند زمین کی مانند دو بہت بڑے کرے ہین اور کواکب و نیز درخت وغیرہ مین حیوانات کی مانند نفس ناطقہ وروح نہین اور نہ وہ بذات خود کسیکو نفع اور نقصان پہونچا سکتے ہین اور نہ کسی کی حفاظت کرسکتے ہین بلکہ خود محتاج بالغیر ہین ایسے ہی ہوا کی گود مین بیٹھنا بھی ہنسی کی بات ہے اور جو مصنف صاحب کی ہوا مین اُڑنا مُراد ہے تو ٹھیک بس جامہ طیران اور مانگ لین اور خوب اُڑا کرین سورج اور آگ سے

حفاظت کی اُمید منقطع ہے ؎ اگر صد سال گبر آتش فروزد + چون یکدم اندران اُفتد بسوزد ، خاک سے حفاظت کی التجا کرنا اور مدد کی اُمید رکھنا بالکل غلط اور عین نادانی ہے۔ ؎ خدا سے اور غیروں سے بھی کہنا + یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا + اور دھرماتماؤں نے جو منتر ہذا کا ترجمہ کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کے مصنف نے سورج اور اندر اور ورن اور متر اور اگنی اور جل اور اوکھدی وغیرہ دیوتاؤں سے التجا کی ہے کہ اے دیوتاؤ تم سب اپنی کرپا سے میری حفاظت کرو چونکہ اس ترجمہ مین بھی وہی شرک بھرا ہوا ہے اسواسطے یہ منتر کسی صورت پرمیشور کا کلام نہین ہوسکتا -

नत्वा वां अन्योदिव्यो न पार्थिवो न जातो न जनिष्यते ।
अश्वायंतो मघवन्निन्द्र वाजिनो गव्यंत स्त्वा हवा मदे ॥

نَتوا وَام اَنیو دِوِیو نہ پارتھیو نہ جاتو نہ جنِشْیَتے +
اشوایم تو مگھون ندر واجنو گویم تستوا ہوا سنے +

(۱۳) یہ سام وید اُتر سنگھتا کے پہلے پرپاٹھک کا گیارہوان منتر ہے۔ منشی لیکھرام جی نے کسی علم سے ناواقف سے اسکا ترجمہ یہ کرایا ہے اے کُل مُلک کے مالک سبکی زندگی کی جڑھ تیرے جیسا آسمان اور زمین مین نہ کوئی ہوا اور نہ ہے اور نہوگا تو ہر ایک چیز کی آمیزش سے پاک ہے ہم گھوڑے وغیرہ آرائش کے سامان اور ضرورتون کی خواہش رکھنے والے تیرے قدمون پر پڑتے ہین تیرے سوا ہمارا کوئی نہین مگر ناقل نے سنسکرت سے ناواقف ہونے کے سبب مکھی پر مکھی ماردی ہے ورنہ کوّے کو ہنس کی چال سے کیا نسبت اور سنسکرت سے اُردو کرنا کیا مشکل

قایل کے قول مذکور سے کہ اے پرمیشور (نہ دویو) نہ دیو لوک مین (نہ پارتھیو) نہ زمین پر (اینو) کوئی تجھسا اب ہے (نہ جاتو) نہ پیدا ہوا (نہ جنشیتی) نہ پیدا ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانہ مین صدہا پرمیشور ہوتے رہتے ہین مگر یہ پرمیشور لاثانی ہے اسکی مانند چودہ طبق مین نہ کوئی پیدا ہوا نہ پیدا ہو۔ سچ ہے کرنی پرمان کیا پرمیشور کیا انسان - اور لاثانی ہونیکا سبب یہ ہے کہ بغیر کرنی کے کسیکو کچھ نہین دیتا فضل و رحم کی صفت سے مبرا ہے

اسکی قدرت کا حال یہ ہے کہ آجتک اس سے ایک ذرہ کا جسم اور ننھی سی کیڑی کی جان بھی نہین بن سکی اور نہ مر سکی جب اسکا بیٹا مرنے لگا تو جان بخشی کسکی اسکو صحت بھی نہ دیسکا بلکہ یہ کہکر رہگیا کہ بیٹے میرے مرنیکے بعد مرو اب خدائے قرآن جانے کہ حی و قیوم و قدیم ہے وہ دونو کیسے مرے یا آگے پیچھے سو برس کے اندر مرے یا باہر اگر اندر ہی اندر مر گئے تھے تو سام وید کے پرمیشور کو مرے تخمینا پونے دو ارب سال کا عرصہ گذرا ہے (دیکھو نمبر ۵ منتر انگاونگا لتم)

معترض - یہ منتر بھی پرمیشور کا کلام نہین ہو سکتا البتہ کسی پروہت یا بھاٹ یا تناسخ کے ستکر وغیرہ کا ہو سکتا ہے کہ یہان سے گھوڑے وغیرہ سامان مانگتا ہے اور اپنی کرنی کے بھروسے نہین بیٹھ رہتا اور یہ نہین سوچتا کہ میرے خوش کرنے کے واسطے پرمیشور ضرور ہی چند شخصون کو ایسا مجبور کریگا کہ وہ خود بخود گنہگار ہو کر مرینگے اور میرے آرام کیلئے گوناگون اسباب اور گائین گھوڑے بنینگے۔

नमोमहद्भ्योनमोऽर्भकेभ्योनमोयुवभ्योनमऽआशिनेभ्यः।
यजामदेवान्यदिशक्नवाममाज्यायसःशंसमावृक्षिदेवाः॥

نمو مہد بھیو نمو اربھکے بھیو نمو یو بھیو نمہ آشینے بھیہ   یجام دیوان یدِ شکنوام ما جیایہ شنسما برکشی دیوا ا

(۱۴) یہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت ستائیس کا تیرہوان منتر ہے دہرم سبھا والون نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے بڑے دیوتاؤن کو سلام چھوٹے دیوتاؤن کو سلام نوجوان دیوتاؤن کو سلام بوڑھے دیوتاؤن کو سلام ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین ایسا ہو کہ مین بڑے دیوتاؤن کی حمد و ثنا کرنی نہ بھول جاؤن۔

معترض- یہ بھی پرمیشور کا قول نہین ہو سکتا کیونکہ وہ بھول اور چوک سے پاک ہے اور اسکی ذات کے سوا کوئی پوجے جانیکے قابل نہین وہ خود معبود ہے دیوتاؤن وغیرہ کا پوجاری نہین ہو سکتا یہ وید کے مصنف کی لیاقت کا نقصان ہے کہ اُسنے چھوٹے اور بڑے بوڑھے اور بچے تو گن ڈالے اور سب کو سلام بھی کر گذرا مگر یہ نہ بتایا کہ جنکو مین سلام کرتا اور پوجتا ہون وہ دیوتا ہین یا پرمیشور حیوان ہین یا بندے اور حسب منشا دیانند جی اسکے معنی یہ ہے "بڑے پرمیشورون کو سلام بوڑھے پرمیشورون کو سلام نوجوان پرمیشورون کو

سلام - ہم سب پرمیشورون کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین ایسا ہو کہ ہم بڑے پرمیشورون کی حمد و ثنا کرنی نہ بھول جاؤن اور بقول لیکھرام جی اگر جیوؤن کو پرمیشور نے ہدایت کی ہے کہ تم ایک دوسرے کو سلام کرو تو منتر ہذا کا خلاصہ مطلب یہ ہوگا کہ اے جیو تم چھوٹے بڑے ایک دوسرکو نمستے (سلام) کہو اور مین حتے المقدور سب کی پوجا کرتا ہون ایسا ہو کہ مین بڑے بڑے جیوون کی پوجا کرنی نہ بھول جاؤن کیونکہ سینم ابرکشے دیوا اس منتر کے آخر مین وارد ہے اسکے علاوہ جیو بقول آریہ ازلی و ابدی ہین ان مین چھوٹائی اور بڑائی نہین ہوسکتی اور ہمیشہ سے ایک رس چلے آتے ہین حیوان اور پرند وغیرہ سب ہین جابجا موجود ہین پھر اسکی کیا وجہ ہے کہ آریہ لوگ گائے بھینس وغیرہ کو سلام نہین کرتے کیا چھوٹے اور بڑے کا لفظ ان پر نہین صادق آسکتا اور چوہڑے اور چمار اس سے محروم رکھے جاتے ہین کیا وہ جیوون مین نہین گنے جاتے اگر یہ حکم بعض انسانون کے واسطے مخصوص ہے تو بتانا چاہیے کہ کن لفظون سے معلوم ہوا اس باب کے شروع مین اور منتر ہذا کی پیشانی پر ایسا کوئی لفظ نہین لکھا جس سے یہ سمجھا جاوے کہ یہ منتر پرمیشور نے سلام کے باب مین نازل فرمایا ہے شاید پرمیشور کثرت اشغال کے سبب اسکو ظاہر کرنا بھول گیا ہوگا اور اب دیانند جی کو دو ارب سال بعد سوجھا دیا ہے ورنہ صریح بیجا تاویل کے کیا معنی پس ایسا ناقص کلام خدا کی طرف سے نہین ہوسکتا۔

नमः श्वभ्यः श्वपतिभ्यश्चवो नमोनमोभवायचरुद्रायचनमः ॥
शर्वायचपशुपतयेचनमोनीलग्रीवायचशितिकण्ठायच ॥

نمہ شوبھیہ شوپتی بھیشچ وو نمو نمو بھوائے چ رودرائے چ نمہ + شروائے چ پشوپتیے چ نمو نیل گریوائے چ شتی کنٹھائے چ

(۱۵) یہ یجروید کی سولھوین ادھیا کا اٹھائیسوان منتر ہے کتون کو سلام کتون کے پالنے والون کو سلام ڈرانے والون کو سلام رلانے والون کو سلام گوالون یعنی گائے بیل وغیرہ پالنے والون کو سلام نیلی گردن والے کو سلام یعنی پرمیشور ان سب کو سجدہ وسلام کرتا ہے۔

معترض - اگر یہ پرمیشور کا قول ہے تو اسکے بے تمیز ہونے مین کچھ شک نہین کہ ایک ہی

منہ سے سب کو کاٹتا ہے حیوان اور انسان مین فرق نہین کرتا۔ نہ معلوم اسکو کیسنے اسقدر مجبور کیا تھا کہ کتون اور کتون کے پالنے والون کو سلام و سجدہ کرتا ہے اور نیلی گردن والا جانور اگر نیل کنٹھ ہے جسکو بھگوانی گھوڑا کہتے ہین جسپر رام جی چڑھ کر لنکا پھونکنے گئے تھے تو ٹھیک ہے کیونکہ اب بھی پاپتہ والے دن تمام ہندو اسکو دیکھتے اور سجدہ و سلام کرتے ہین اور اگر کوئی جنگلی درندہ ہے تو جدی بات ہے لیکن اُسکی تشریح بیان پر ضرور چاہئے تھی چونکہ اوپر کتون کا ذکر ہے اور پرمیشور بھی کوئی ایسا ہی پُرش ہے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ بھی کتے ہین اور وہ اُسکے بیٹھ جانے سے ہٹ گئے ہونگے کیونکہ کتے کا قاعدہ ہے وہ بیٹھے ہوئے کو نہین کاٹتا مگر وید کے مصنف پر تعجب آتا ہے کہ گلی گلی کتے بھونکتا پھرتا ہے اور کسی مندر مین چپکا سا بیٹھ نہین رہتا بفرض محال اگر کسی نے ٹانگ توڑ ڈالی تو لنگڑا ہو جائیگا یا کسی جنگلی جانور بھیڑیے وغیرہ نے پھاڑ ڈالا تو جان سے جائیگا مجبوراً کسی دوسرے جیو کو پرمیشور مقرر کرنا پڑیگا۔

मायाभिरिन्द्र मायिनं त्वं शुष्णमवातिरः। विदुष्टे तस्य मेधिरास्तेषां श्रवांस्युत्तिर

مایابھرندر مایئنم توم شوشن مواترہ   وِدُشٹے تسیہ میدھراستے شام شروام سیوترا

(۱۶) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت گیارہ کا ساتوان منتر ہے۔ ماسٹر لچھمنداس نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے اے اندر تو نے مکار سوشنا کو فریب سے قتل کیا دانا آدمی تیری اس بزرگی سے واقف ہین انہین خوراک با فراط عطا کر (تاکہ موٹے تازے ہو کر تیرے جیسی بزرگی اور فضیلت حاصل کرین۔

معترض - دغا بازی اور قتل اور ڈکیتی اور فریب دہی خود کرنا اور دوسرون کو اسکی ترغیب دلانا پرمیشور کا کام نہین اور ایسے کامون کو افضل اور عمدہ جاننا بھی خدا کے پیارون کا دستور نہین۔ وید مین چونکہ اسکی ترغیب و ہدایت ہے اسلئے خدا کا بنایا ہوا نہین ہو سکتا البتہ کسی اندر وغیرہ کے پوجاری کا ہو سکتا ہے کیونکہ دغا بازی اور فریب دہی اندکی وید اور پران مین مرقوم ہے اور پوجاریون پر اسکی ستایش فرض ہے چنانچہ اہلیا زوجہ گوتم جی کا قصہ بیجے

بچے کو معلوم ہے کہ چندرمہ دیوتا نے مرغ بنکر اذان دی اور گوتم صبح جانکر نہانے گئے اور اندر گوتم کی شکل بنکر اسکی زوجہ سے ہم بستر جا ہوئے (مفصل دیکھو تہذیب الکذب مین حصہ اوّل) لیکن وید کے مصنف نے سوشنا کا قاتل جو اندر کو قرار دیا اس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ آواگون کا قایل نہین اور حال کے آریونکی صورت اشیاء محصلہ وموجودہ کو اپنے اعمال گذشتہ کا نتیجہ نہین مانتا کیونکہ آواگون کا قایل اور حالت موجودہ کی دولت کو اعمال گذشتہ کا نتیجہ ماننے والا سوشنا کے قتل کی نسبت اندر کی طرف نہین کر سکتا بلکہ ایسا خیال کرتا ہے کہ سوشنا نے پہلے جنم مین ایسی کرنی کی تھی کہ اندر کے ہاتھ سے قتل ہوا اور اندر نے ایسی کی تھی کہ سوشنا کو قتل کرے سو دونو نے اپنا کیا پایا کسی کا کچھ قصور نہین اسی لئے گائے ذبح کرنے مین قصاب بیقصور سمجھا جاتا ہے کیونکہ ان دونون نے پہلے جنم مین ایسی ایسی بدکاریان کی تھین کہ جنکی وجہ سے ایک گائے بنا دوسرے نے اُسکے گلے پر چھرا چلا کر بدلا لیا اگر اندر پرمیشور کا الہام ہے تو وہ بھی فریبی اور خود پسند ہے کہ جھوٹی تعریفین سنکر خوش ہوتا ہے۔

मानोमहान्तमुतमानोअर्भकं मानउक्षन्तमुतमानउक्षितम।
मानोवधीः पितरंमोतमातरं मानःप्रियास्तन्वोरुद्ररीरिषः॥

مانو مہانت مانوار بھکم مان کشنتمت مانہ اکشتم ÷ مانو بدہی پترم موت ماترم مانہ پریا تنوو ردر ریرشی

(۱۷) یہ رگ وید کی پہلی منڈل سکت ایکسو چودہ کا ساتوان منتر ہے دیانند جی نے اسکا ترجمہ یہ کیا کہ (مانہ مہانتم) تو ہمارے بڑون کو مت مار (اُت مانو اربھکم) اور ہمارے بچون کو مت مار (اکشنتم) اور ہمارے حمل ٹھہرانیوالے جوانمردون کو مت مار (ات مانہ اکشتم) اور ہمارے تخم سنبھالنے والی عورتون کو مت مار (مانہ ودہی پترم ماُت ماترم) اور ہمارے مان باپ کو قتل مت کر (مانہ پریاہ تنوہ) ہماری عورت نازک بدن کو مت مار (ردر ریرشی) اے مارنے والے رُدّر۔ واہ ری فصاحت وتہذیب

معترض۔ یہ کیسی ایسے بندے کا کلام ہوسکتا ہے کہ جسپر کوئی غنیم چڑھ آوے اور بڑی خوشامدون سے اپنی جان بچاوے اگر پرمیشور کا ہے تو بتانا چاہئے اُسپر کونسا ظالم چڑھ آیا تھا جسکے روبرو وہ ایسے رونے روتا ہے اور خلاف تہذیب ملتجی ہوکر اپنی حرمت کھوتا ہے اور

وہ وشسٹ کیون پرمیشور کے مان باپ اور کُنبے کو مارتا تھا۔ افسوس آریہ ورت کا ایشور کہاوے اور رودر کے ہاتھ سے صدمے اُٹھاوے اگر رودر پرمیشور کا نام ہے اور یہ منتر اُسکی تعریف ہے تو اسکے اس انوکھے رحم و انصاف کے قربان جائین کہ بوڑھے اور بچے اور ناتوان اور مستورات کے قتل کرنے اور حمل گرانے پر ہر وقت آمادہ رہتا اور سفاکی و جلادی کام مین لاتا ہے اگر کچھ مدت یہی حال رہا تو آریہ ورت کا خدا حافظ ہے

اگر مسیحا دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی
کون رہ سکتا ہے جب خنجر کھٹکانے لگے

अस्माइदुप्रभरातूतुजानो वृत्राय वज्रमीशानः कियेधाः। गोर्नपर्व
विरदातिरश्चेष्यन्नर्णांस्यपांचरध्यै ॥

اَسما ایدُو پر بھَرہ توُتُ جانہ وِرِ ترای وَجرمی شاناہ کِیے دھا
گوَرنہ پَروُ وِرَدا تِرَشچے شیتہ اناسے پام چرودھئی +

(۸) یہ رگ وید کی پہلی منڈل کے سکت ۶۱ کا سولہوان منتر ہے (ات اُو) ایسے ہی (توتوجاناہ) ترت جانیوالی تیز رفتار (ایشاناہ) طاقتور (کیےدھا) کتنون کو دھارن کرنیوالی (وجرم) اپنا بجر (ورترائے) بادل پر (پربھر) اچھی طرح چلا اور (گورنہ) گائے کے ٹکڑون کی مانند (پرو) اسکے عضو جدا کرنے کیواسطے (شین) خوشی سے (ترشچا) ترچھا بجر (ورد) اُسپر پھیرتا کہ (ارناسی) مینہ برسے۔ اور (اپام) پانی (چرودھئے) زمین پر بہی یعنی ای اندر ہوتا جیسے بوچڑ گائے کے ٹکڑے کرتا ہے ویسے ہی تو بھی اس بادل کے گرزسے ٹکڑے کرتا کہ مینہ برسے اور زمین پر پانی بہے۔ یہ اندر اور ورترا کی لڑائی کا ذکر ہے وید والے قوس و قزح کو اندر کی دھنش اور چمک کو اسکے کوڑے کا جلوہ اور جو کچھ اس سے کٹکر زمین پر گرے اُسے بجلی کہتے ہین اسواسطے یہ تمام مضمون اندر دیوتا کی توصیف و تعریف مین واجب مناسب ہے گر دیانندی اسکو تاویل سانچے مین ڈھالکر راجا کیلئے یدھ کی ہدایت قرار دیتے ہین اگر یہ قتال کی ہدایت ہے تو جہاد پر اعتراض جہالت ہے۔

معترض یہ بھی پرمیشور کا گیان نہین ہو سکتا کیونکہ قادر مطلق خود مختار ہے جو چاہے کرسکتا ہے اور اندر وغیرہ دیوتاؤن کی خوشامد کرنا مجبورون اور حاجتمندون کا کام ہے اسواسطے یہ کسی آدمی کا کلام معلوم ہوتا ہے کہ بسبب بے علمی کے بادلون کو کہ دھنی ہوئی روئی کی مانند خلا مین

گاہے سیاہ گاہے سفید نظر آتے اور ہوا کے ذریعہ پراگندہ جمع ہو جاتے ہیں ایک جسم شے قرار دیکر اسپر قصابوں کے چھرے یا بڑھیوں کے کلہاڑے وغیرہ چلواتا ہے ورنہ ایسی ردی مثال دیکر گلے وغیرہ کے پوجاریوں کے دل دکھانیکی کوئی ضرورت نہ تھی اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وید کا مصنف بادلوں اور ہواؤں کے علم سے بالکل معرا اور فن شاعری سے مبرا تھا اور یجر وید کی چوبیسویں ادھیا کے منترہائے ذیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وید کا مصنف پرمیشور نہیں کوئی دیو پرست ہے کہ چوبے چڑے تک کل جانداروں کو دیوتا وغیرہ کے لئے قربان کرتا ہے چنانچہ لکھا ہے

**सोमायहꣳसानालभतेवायवेबलाकाइन्द्राग्निभ्यांक्रुञ्चान्मित्राय
मद्गून्वरुणायचक्रवाकान् ॥**

سومائی ہنسانا لبھتے وایوی ولاکا اندراگنی بھیام کرنچان مترائی منگون ورونائی چکرواکان (سومائی) سوم کیلئے (ہنسان) ہنس (وایوی) وایو کیلئے (بلاکا) بگلا (اندراگنی بھیام) اندر اور اگنی دونو کیلئے (کرنچان) کونج (مترائی) متر کیلئے (مدگن) شتر مرغ یا جل مرغ (ورونائے) ورن کیلئے (چکرواکان) چکوا چکوی (البھتے) قربان کرتا ہے (۲۲)

**अग्नयेकुटरूनालभतेवनस्पतिउलूकानग्नीषोमाभ्यां चाषानश्वि
भ्यांमयूरान्मित्रावरुणाभ्यांकपोतान् ॥२३॥**

اگنی کٹرون البھتے ونسپتی بھیہ الوکان اگنشوما بھیام چاشان اشوی بھیام میوران متراورنا بھیام کپوتان ۲۳ (اگنیے) اگنی کیلئے (کٹرون) مرغا (ونسپتی) ونسپتی کیلئے (الوکان) الو (اگنی سوما بھیام) اگنی اور سوم دونو کیلئے (چاشان) نیل کنٹھ (اشوی بھیام) اشونی کماروں کیلئے (میوران) مور (مترا ورونا بھیام) متر اور ورن کیلئے (کپوتان) کبوتر (البھتے) قربان کرتا ہے ۲۳

**सोमायलबानालभतेत्वष्ट्रेकौलीकानोगोषादीर्देवानांपत्नीभ्यः
कुलीकादेवजामिभ्योऽग्नयेगृहपतयेपारुष्णान् ॥ २४ ॥**

سومائی لوان البھتے توشٹری کولیکان گوشادیر دیوانام پتنی بھیہ کولیکا دیوجامی بھیہ اگنی گرہپتی پارشنان (سومائی) سوم کیلئے (لوان) بٹیر (توشٹری) توشٹری دیوتا کیلئے (کولیکان) کولنگ (دیوتا

دیوتا کی (رتتی بھیہ) بیویون کیلئے (گوشادیہ) گرڑ کاڑی مار پرند (دیوجامی بھیہ) دیوون کی بھینون کیلئے (کلیکا) کویکا پرند (اگنی گرہپتی) گھر کی اگنی کیلئے (پاروشان) پارس نام پرند (البھتی) قربان کرتاہے (۲۴) (گھر کی آگ بھی دیوتا ہے)

भूम्याऽआखूनालभतेन्तरिक्षायपाङ्क्त्रान्दिवेकशान्दिग्भ्योनकुला
न्वभ्रुकानवान्तरदिशाभ्यः॥

بھومیا اکھونا لبھتے انترکشای پانکتان دیو کشان دگبھیہ نکولان وبھرکانوانتر دشا بھیہ (بھومیے) زمین کیلئے (اکھون) چوہا (انترکشای) آسمان کیلئے (پانکتان) پانکتی روپ چلنے والا پرند یا موشک (دوی) سورگ کیلئے (کشان) کاش نام پرند (دگبھیہ) جہات کیلئے (نکولان) نیولا (انتردشا بھیہ) ہر گوشہ کیلئے (وبھرکان) بھورا نیولا (البھتے) قربان کرتا ہے (۲۶)

ईशानयत्वापरस्वत आलभते मित्रायगौरान वरुणायमहिषान।
बृहस्पतयेगवयांस्त्वष्ट्र उष्ट्रान॥ ॥२८॥

ایشانا توا پرسوتہ البھتے مترای گوران ورونا ہی مہیشان برہسپتی گویان ستوشٹرے اشٹران (ایشانائی) ای ایشان دیوتا (توا) تیری لئی (پرسوتہ) سفید ہرن (مترای) متر کیلئے (گوران) لال (ورونائی) ورن کیلئے (مہیشان) بھینس (برہسپتے) برہسپتی کیلئے (گویان) گائے (توشٹری) توشٹری کیلئے (اشٹران) اونٹ (البھتے) قربان کرتا ہے (۲۸)

اگر خود پرمیشور ہوتا تو یون کہتا کہ میرے سوا غیر کیواسطے کوئی جیو قربان مت کرو کیونکہ جان میری پیدا کی ہوئی ہے اور میرا ہی اسپر حق ہے یہان پر اسکے خلاف کیلئے قربانی جایز رکھی گئی ہے اسواسطے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وید کا مصنف کوئی رحم دل عربی و فارسی و ترکی نہین کوئی ہندی صیاد یا اہیڑی ہے کہ اپنے دیوتا کو خوش کرنیکے واسطے چرند و پرند اور چوپائی دوپائی وغیرہ کو ہلاک کرنا روا رکھتا ہے۔ اسیوجہسے چین وغیرہ ممالک کے باشندون نے ہندو کا نام جندو رکھا ہی جو کہ جند اور دو بضم دال مہملہ سے مرکب اور جان دور کرنیوالے کے معنی مین آتا ہی مگر افسوس کہ وہ ہندو جو جان کے دور کرنیکے سبب دوسرے ملکون مین جندو مشہور ہین وہ ہندوپن سے باز نہین آتے اور قرآن کریم پر خواہ مخواہ معترض ہوتے ہین حالانکہ انکے پستکون مین انسان قربان

کرنے تک خود لکھا ہے دیکھو یجر باب ۳۰ میں منتر ۲۹ **प्रजापतये पुरुषान** پرجا
پتی کیلئے انسان قربان کرتا ہے۔ پرجاپتی پروشان

अरुणोमासकृद्वृकःपथायंतंददर्शहि। उज्जिहीतेनिचाय्यातष्टेव
पृष्ठ्यामयीवितमेऽअस्यरोदसी

ارونو ماسکرت ورکہ پتھا ینتم ددرشی + ادجیتے نچای تشٹیو پرشٹیامیو تم ویااسے رودسی

(۱۹) یہہ رگ وید پہلی منڈل سکت ۱۰۵ کا ۱۸ منتر ہے (ارونا) ایکدن (ماسکرت) مجھکو ایک مرتبہ (پتھا) رستہ (ینتم) چلتے ہوئے (ورکہ) ایک بھیڑیے نے (ددرش) دیکھا اور (نچای) سوادیان ہوکر یعنی چراغ پا ہوکر اُسنے مجھ پر حملہ کیا جیسا کہ (پرشٹامیو) تھکی پیٹھ والا (تشٹیو) بڑھئی (اجیتے) کھڑا ہوجاتا ہے یعنی جیسے کام کرتا کرتا بڑھئی تھک کر پیٹھ سیدھی کرتا ہے ویسے ہی ایک دم میرے سامنے بھیڑیا کھڑا ہوگیا! اللہ اعلم پرمیشور اس سے کیونکر بچ نکلا اور جنگل کیوں گیا تھا۔ (اور یجروید باب ۳۳ منتر ۱۵ میں چوروں اور بھیڑیوں سے پرمیشور کا ڈرنا اور گڑھے میں گرنیکا اندیشہ کرنا بھی لکھا ہے)

معترض۔ یہہ بھی پرمیشور کا کلام نہیں اور نہ وہ شخص پرمیشور ہی ہوسکتا ہے کہ جسکو جنگل میں بھیڑیے اور گاؤں میں کتے لپٹیں اگر وید کا پرمیشور ہی گھر گھر کتے بھونکاتا پھرتا ہے تو بیشک محدود ہے کہ احاطۂ حد میں آسکتا ہے پس وہ عالم کل و قادر خالق نہیں محتاج و مجبور ہے۔ اگر ورکہ کے معنی چاند لیں تو ہو نہیں سکتے کیونکہ چاند کو چراغ پا ہوکر کسی پر حملہ کرنے اور نگاہ بھر کر دیکھنے سے کچھ غرض نہیں اور نہ وہ ذی روح ہے کہ قوت باصرہ رکھتا ہو مگر آریے تاویلوں کے جال میں اس منتر کو مکڑی کی طرح کیا پھنساتے ہیں خود پھنستے ہیں اور یہہ نہیں سوچتے کہ جسقدر چاہیں تاویلوں کی بھرمار کرلیں وید اپنی اصلی حالت کبھی نہیں بدلیگا۔

यत्रज्योतिरजस्रंयस्मिल्लोकेस्वर्हितम।। तस्मिनमांधेहिपव
मानामृतेलोके अक्षितइन्द्रायेन्द्रोपरिस्रव।।

یتر جوتر جسنم یسمن للوکے کھرہی تم تسمن مام دھے ہی پوا مانر تو لوکی اکشت اندرایندرو پرشرو

(۲۰) منشی لیکھرام نے اسکا ترجمہ یہ کرایا ہے کہ جل وغیرہ تکلیفوں کے کھولنے والے سرداو

خوشی کے دینے والے جہان تیری جلال مین تیرے گیان کے بیان کیا ہے جس سے تو سبکو جانتا ہے اس اپار شکتی سے اپنے پوجاری کو اپنے مین استھر کرے تاکہ وہ آواگون سے نجات پاوے تیری رحمت سب کی کلیان دایک ہے ۔ (خبط صفحہ ۲۹ مختصرا)

معترض ۔ پیارے مترو اگر یہ پرمیشور کا گیان ہوتا تو یون ہوتا کہ مین سب کی سختی کھونے والا سرور اور خوشی کا دینے والا ہون تا آخر یا شروع مین اسکے ضرور ہوتا کہ اے بندے ایسا کہہ چونکہ ان باتون کا بیان پتا نہین اسواسطے کسی ہمہ اوست کے قایل یا انسانی آدمی کا کلام ہوسکتا ہے ورنہ اسقدر اختلاف کے کیا معنی پہلے اس سے سام وید کے گیارہوین منتر مین یہ کہا کہ پرمیشور حلول سے پاک ہے کوئی چیز اس مین آمیزش نہین کرسکتی یہان اس مین گھس بیٹھنے کو خود چاہتا ہے تیسری جگہ یون کہا کہ تمام مخلوق پرمیشور کے پیٹ مین آباد ہے جس طرح گولر کے پھل مین کیڑے ہوتے ہین چنانچہ ستیارتھ پرکاش مین لکھا ہے دیکھو صفحہ ۷ ۔ यथेतः विचम्

नानितस्मादन्यंतदुष्यते॥१॥ अहमन्नमहमन्नमहमन्नम। अहमन्न

दोमहन्नादोमन्नादः॥२॥ चराचरग्रहणात्॥३॥

جو سب کو بھیتر رکھنے اور اپنے مین لے لینے کے قابل ہے اور ہر ایک ساکن و متحرک کا گرہن کرنیوالا ہے اسواسطے اس پرمیشور کے نام انادی ان آتا ہین اور جو اس مین ترتی وار پاٹھ ہے سو آدر کیلیئے ہے جیسے گولر کے پھل مین کیڑے پیدا ہوکے اسی مین رہتے اور مر جاتے ہین ویسے ہی پرمیشور کے بیچ مین سب جگت کی اوستھا ہے یعنی سب خلقت کا قیام پرمیشور کے پیٹ مین ہے گولر کے کیڑونکی مانند ہی مین پیدا اور فنا ہوتی رہتی ہے نہ معلوم وید کا مصنف اس سے باہر کیون نکل آیا تھا اور پھر کیون داخل ہونیکو غل مچاتا ہے مگر افسوس کہ دیانند صاحب نے یہ نہ بتایا کہ جس طرح گولر شاخ مین اور شاخ پیڑ مین اور پیڑ آگے تک سلسلہ رکھتا ہے اسی طرح پرمیشور کے پیٹ مین مخلوق اور پرمیشور گولر کی طرح کونسے پیڑ پر لٹک رہا ہے اور آریہ اسکے سر یا سرون یا سینہ سے یا گنیش کی طرح کسی دھرم پتنی کی میل سے پیدا ہوئے ہین یا انکی بیل کسی دوسرے جھاڑ پر پھیل رہی ہے اگر وید کا مصنف انسانی نہین تو یون تصور کرنا چاہیے کہ وید چار مصنفون کے بہانے

ہوئے ہین اور جس مصنف کا جو عقیدہ تھا وہی اُسنے درج کیا جو ہمہ اوست کا قائل تھا اُسنے وہی لکھ مارا جو آواگونی تھا اُسنے آواگون کی جانی جیسے جنگلون مین آرنے سلگائے تھے اُسنے آرنک بنای اور زمین شعر مین پارس سکے پھیل جائے اور جیسے گولر پسے چمگادر آڑاتے تھے اسکو وہی سوجھے توحیدی مضامین اور نازک خیالی کہان سے آتی ؎ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭

युनज्मितेब्रह्मणाकेशिनाहरीऽ उपप्रयाहिदधिषेगभस्त्योः। उत्वा
सुतासोरभसाऽ अमंदिषुः पूषण्वान्वज्रिन्त्समुपत्न्यामदः॥

یُنجمی تی برھمنا کیشا ہری اپ پریاہی ددھیشے گبھستیوہ ٭ اُتوا ستاسو ربھسا امندیشو پشنوان بجرن سمو پتنیا مدہ

(۲۱) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت بیاسی کا چھٹوان منتر ہے - ترجمہ (یُنجمی) مین جوڑتا ہون (تے) تیرے (کیشنا ہری) گیسون والے گھوڑے یعنی بڑے بڑے ایال والے (برہمنا) منتر پڑھکر (اُپ پریاہی) جلد روانہ ہو (ددھیشے) رتھ مین بیٹھ (گبھستیوہ) اپنے دونون ہاتھون مین رسی تھام (توا) تجھکو (اُت) بہت اچھے (ستاسہ) نچڑے ہوئے (ربھسا) رجھانیوالے رس سے نے (امندیشو) خوش کیا ہے (پشنوان بجرن) اے بجر کے اُٹھانیوالے (سم اوا تی) اس طرح خوراک پاکر (پتنیا) اپنی بیوی سے (مدہ) خوشیان منا ٭

معترض - صاحبو اگر یہ پرمیشور کا کلام ہے تو وہ بیشک کسی سوم پینے اور بجر اُٹھانے والے گھر باری کا کلام ہے کہ منتر پڑھ پڑھ رتھ مین گھوڑے جوڑتا اور سوم کا عرق نچوڑتا ہے پس گھوڑے جوڑتے اور رتھ کے آگے دوڑتے کو سخت تکلیف ہوتی ہوگی کیا کرے کسی طرح پیٹ بھی بھرے - اگر یہ پرمیشور کی مدح و ثنا ہے تو بیشک کسی نازک بدن مہارانی پر فدا ہے کہ جسکے پاس رتھ پر چڑھ کر جاتا ہے اور مستی سوم کا عرق پیتا ہے - اگر یہ کسی راجہ کا بیان ہے تو رتھ پر سوار ہونا لڑائی کا سامان ہے پس اسلام کے جہاد مشروع پر اعتراض جمانا اور اپنے گریبان مین منھ نہ ڈالنا خطا ہے وید کسی طرح خدائے قدوس کا کلام نہین ہوسکتا البتہ کسی اندر پرست کا ہوسکتا ہے کیونکہ دیوتا کی تعریف پر مبالغہ بیان کرنا انکا کام ہے

एषप्रपूर्वीरवतस्य चम्रिषोऽत्योनयोषामुदयंस्तभुर्वणिः।
दक्षंमहे पाययते हिरण्ययं रथमावृत्याहरियोगमृभ्वसं॥

ایش پر پورو بروتے چمر شوتو نیوشا دیتا بھورنے + وکشم مو یائی نچ ہرمنیم اتھا برتیا ہری یوگ مرجوم (۲۲) یہ رگ وید کی پہلی اشٹک چوتھے باب کے دسوین انوواک چھٹی سوکت کا پہلا منتر ہے دیانند صاحب نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے (بھورنی) جو راجہ یا واعظ جیسے (اتیہ) گھوڑا گھوڑی سے سنجوگ کرتا ہے (جنت ہوتا ہے) (یوشان) ویسے ہی علم والی عورت سے یکت ہو کے ملک ومال حاصل کرنے کے لئے الخ +

دوسرے پنڈتون نے یہ کیا ہے کہ بہت بھوجن پانیوالا اندر ارگون کا عرق پینے اٹھا چلا آتا ہے جیسے سانڈ گھوڑا گھوڑی کے پاس جاتا ہے اپنے شاندار سنہری رتھ کو ٹھہرا کر جس مین ستھرے گھوڑے جتے ہوئے ہین وہ جو بہادرانہ کام کرنے کے لائق ہے اپنے تئین شربت پینے مین معروف کرتا ہے۔

معترض ۔ وید کے مصنف کی یہ مثال فصاحت وتہذیب سے مالامال ہے کہ جسکے سامنے بڑے بڑے غیر متمدنون کی زبان گنگ ولال ہے کیا جاہل عورتون کیساتھ حسب المثل یکت ہونا درست نہین یا وید جاننے والی کے علاوہ دوسری یہ مرحلے نہین کرسکتی کہان وہ مچھر کی مثال اور کہان یہ قیل وقال ناظرین انصاف فرمائین اگر سب کے ارمان پورا کرنیکی مصلحت اسی مین مخفی ہے تو سوامی دھرجی نے جو بشرح منتر ۳۱ باب ۲۳ یجر وید مین عورت کے واسطے لکھا ہے وہ بھی کسی باطنی مصلحت سے خالی نہوگا۔

وید کا عجب پرمیشور ہے کہ اپنے منہ سے اپنی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ مین تیرے گھوڑے رتھ مین جوڑتا ہون اور تو سوم کی شراب پی پی اپنی جورو سے رنگرلیان منایا مین مارے شوق کے یا پیاس کے سوم کی شراب پینے اسطرح چلا آتا ہون جیسے سانڈ گھوڑا گھوڑی کے پاس جاتا ہے یا جس طرح کبوتر کبوتری پر آتا ہے نیز کیسا لغو حکم کرتا ہے کہ ویدون کے واعظ یا راجہ علم والی عورت سے ایسے یکت ہوا کرین جیسے گھوڑے گھوڑیون سے ہوتے" ہین ادھر نیلی نیلی سفید سفید گردن والے کتون کا لپٹنا ادھر کبوتر کبوتری کے جفت ہونے اور گھوڑے گھوڑی کی تمثیل دینے سے صریح واضح ہوتا ہے کہ وید کسی گوپال عیال وغیرہ کا کہا ہوا ہے خدائے قدوس یا مہذب شخص کا کلام نہین۔

त्वमसि प्रशस्यो विदथेषु महन्त्य। अग्नेरथीरध्वराणाम्॥

توم سی پرشیو ودیتھیشو سہنتے اگنی رتھی ردھورا نام

(۲۳) یہ رگ وید کی پانچون منڈل آٹھون ادھیا چھتیسوین ورگ کا دوسرا منتر ہے پوتھی آریہ بھجن مین دیا نندجی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ ای اگنی تو ہی حمد و ثنا کے قابل ہے اور لڑائیون مین تیری ہی تعریف ہوتی ہے جو تیری تعریف نہین کرتا یا کسی دوسرے کی کرتا ہے وہ کبھی نہین فتح پاتا دشمنون کے مورچون کے سامنے گھات لگانیوالا جنگ اور لڑائیون مین سب سے پہلے پہنچنے والا اور ہمارے دشمنون کو سر کرنیوالا تو ہی ہے اسواسطے ہماری شکست کبھی نہین ہوگی

معترض۔ پیارے مترو کیا بد عملی کے باعوض کسی کے دل اور کانون پر مہر لگانا اور اغراض نفسانی کیلئے جنگ و رجدہون مین روٹیون پر لڑ لڑ مرنا آپکے نزدیک برا ہو کیا جو دیا وان یا کرپال ہوتا ہے وہ کسی سے مورچہ بندی کرتا یا تلوار پکڑ کر لڑتا ہے یا جو لوگ اسکی تعریف نہین کرتے انکو تیغ دکھانے لگا رہتا ہے ہرگز نہین اور جن سے انکی دشمنی ہو اگر وہ پرمیشور کی بھی دشمن ہین تو پیدا کیون کئے تھے اور اگر برساتی گھاس کی مانند از خود ہو گئے تھے تو چند روز صبر کیا ہوتا خود ہی مرجاتے یا کچہرین مین نہ گھاسے ہوتی اور جو اپنی کرنی کی بدولت آپ ہی بھگتے یا کسی دوسرے پرمیشور نے پیدا کئے ہین تو جائے اندیشہ ہے خدانخواستہ اگر کسی دشٹ کا ہاتھ چلگیا تو تمھارا سا سر الگ کریگا اور آریہ ورت کا پرمیشور ادھیو مقرر کرنا پڑیگا۔ اگر وہ اسکے دشمن نہین تو بوجہ ویدوالونکا طرفدار بنکر ان سے جنگ کرنا خالق و رب و رحمان کا کام نہین اور اگر اگنی پرمیشور کا یہی روزمرہ ہے تو آریہ ورت کا خدا حافظ۔

कस्यनूनंकतमस्यामृतानांमनामहेचारुदेवस्यनाम। कोनोमह्या
अदितयेपुनर्दात् पितरंचदृशेयंमातरंच॥ अग्नेर्वयंप्रथमस्या
मृतानांमनामहेचारुदेवस्यनाम। सनोमह्या
अदितयेपुनर्दातपितरंचदृशेयंमातरंच ॥

(۲۴) یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت چوبیس کا پہلا اور دوسرا منتر ہے لفظی ترجمہ یہ (کسے نونم) ہم کسکی التجا کرین (کتمسیا) ہم کسکو (امرتانام) آبحیات کا چشمہ جانین (کو) کون (نہ) ہماو (مہی ادیتیہ) زمین پر (پونر دات) پھر پھونچائے تاکہ مین (پتیرم) اپنے باپ کو (چہ) اور (ماترم) ماں کو (درشیم)

دیکھون (ودیم) ہم (اگنی) اگنی دیو کو (امرتانام) زندگی بخش یا آبحیات کا چشمہ جانین (پرتھمیا)
کہ پہلا دیوتا ہے (ماسے) وہ (نہ) ہمکو (مہا ادیتیہ) زمین پر (پونر دات) پھر پہونچائیگا تاکہ مین (پترم)
اپنے باپ کو (چہ) اور (ماترم) مان کو (درشیم) دیکھون

معترض۔ یہ ہو سکتا ہے کسی ایسے محتاج و مجبور بندے کا استغاثہ کہ جسکو اُسکے مان باپ بیچ ڈالین اور کوئی قربان کرنیوالا شخص اسکو یوپا یا لکڑی سے باندھکر اسکے گلے پر چھُری رکھے اور وہ مارے دہشت کے رو رو کر اپنے مان باپ کو پکارے اور اسکی پر درد آواز سنکر اگنی دیوتا آوے اور اسکی جان کو ہوم کی بھٹی سے بچاوے چونکہ اس قصہ کو منو جی نے دھرم شاستر مین وید کے حوالہ سے بیان کیا ہے اسواسطے یہ رگ یا رشیون کا مقولہ نہین ہو سکتا کہ وہ مکش پاکر پرمیشور مین بیٹھے انکو مان باپ کی گودیان اور جھڑکیان کیون پسند آنے لگی تھین۔ انکا دُنیا پر لوٹ آنا ایسا ہے جیسا کہ ہاتھی کے سوار کو لنگڑے گدھے پر منہ کالا کرکے چڑھنا۔ اگر اسکو دوزخیون کا مقولہ خیال کرین تو بھی نہین ہو سکتا کیونکہ وہ دوزخ مین اپنی بدعملی کے سبب جاتے ہین اور ایسے عاقل و بالغ اشخاص کے اعمال قابل سزا ہوتے ہین کہ جنکو مان باپ کی کچھ پروا نہین ہوتی اگر وہ روتے تو اسطرح بیان کرتے کہ ہائے ہم دُنیا پر پھر جا دین اور اچھے عمل کما کر آوین نہ یہ کہ مین اپنے مان باپ کی پھر درشن کرون اور اگر یہ خیال کیا جاوے کہ حیوانات مین جاکر شاید انسانی روح یہ کہتی ہوگی تو بھی صحیح نہین کیونکہ حیوانات کا لاعقل ہونا سبکو مسلم ہے اگر ان مین عقل ہوتی تو وہ ننگے مادر زاد نہ پھرتے اور اپنی مان بہن سے بھوگ نکرتے پس انسانی جون کے مان باپ کی یاد حیوانی جون مین غیر ممکن ہے لاریب یہ کسی مصیبت زدہ بچے کا قصہ ہے جسے دیانندی ناحق چھپاتے اور قصون کو آواگون کی بنیاد بناتے ہین اگر آواگون صحیح ہے تو انساب و علائق انسانی کوئی چیز نہین نامعلوم کہ جس سے جاہین کرین کسکی مان اور کس کی یاد +

अदेवृघ्न्यपतिघ्नीहैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य॥

ادیورگھنیم پتی گھنی ہی دہی شوا پشو بھیہ سویماہ سورچاہ پرجاوتی ویرسو ردیو رکاما سیونم گنی گارہ پتیم سپری

(۲۵) یہ اتھرووید کے چودہوین کانڈ دوسرے انواک کا اٹھارہوان منتر ہے دیانند صاحب نے

سوامی جی نے اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ ہے خاوند وا دیور کو دُکھ نہ دینے والی استری تو اس خانہ داری مین حیوانونکی خدمت کرنیوالی دھرم نیم مین چلنے روپ شوہ یہ فرزند جننے دیور کی کامنا کرنے اور دُکھ نہ دینے والی خاوند وا دیور کو پراپت ہو کر اس گھر کے اگن ہوتر کی سیون کیا کر یعنی اے گھریسی تو اس خانہ داری مین جہان اتنی سختی ہین جھیل رہی ہے خاوند اور دیور کو دُکھ نہین دیتی دیور کی کامنا کرتی اور سُکھی رکھتی اور اچھے اچھے بالک جنتی ہے وہان اتنی تکلیف اور بھی گوارا کر کے اس اگنی ہوتر بھی کیا کر دیا کر۔

معترض۔ اس منتر سے تو اونکا یہ مدعا [illegible] وغیرہ دست آتا ہے [illegible] کا بیگانی عورتون سے چھیڑ چھاڑ رکھنی خوب ثابت ہے [illegible] ایک ہی ہوتی ہے جو بستر بچھاتے اور [illegible] اگر اگنی ہوتر [illegible] تو درست نہین کیونکہ ہوم منترون سے ہوتا ہے عورتین [illegible] اگنی ہوتر سے مُراد اگنی ہوتری ہے کہ منتر پڑھ پڑھ کر سنسکار [illegible] ان مین [illegible] اگرچہ پروہت بھی کوئی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ورنہ پرائی استری کو ایسی شہوت دینے [illegible] اور اس لوکھی سیوا کا کیا پھل جو بیسو یہان کچھ اور مُراد ہے تو پھر اسی دیور کی کامنا کرنے و خوش رکھنے والی کیا خصوصیت ہے جیٹھ وغیرہ کو خوش رکھنے یا بر کر بچے جننے والی یا بانجھ عورت بھی تو اسکی مستحق ہو سکتی ہے بس [illegible] ہوا کچھ نہ کچھ ضرور ہے اسکے [illegible] کہ جس مین ایسی ہدایتین درج ہین ایشور کرت نہین ہو سکتا۔

कुहस्विद्दोषाकुहवस्तोरश्विना कुहमिपित्वं करतः कुहोषतुः।
कोवांशयत्राविधवे वदेवरंमेनयोषाकृणुतेसधस्थआ ॥

کوہ سود وشا کوہ وستو رشونا کوہا بھپتوم کرتہ کوہوشتوہ + کو وام شیوتا ودھو یو دیورم مریم نیوشا کرنتی سدھستھ آ۔

(۲۶) یہ رگوید کی دسوین منڈل سکت چالیس کا دوسرا منتر ہے۔ دیانند جی نے اسکا ترجمہ کیا ہے اے [illegible] جیسے دیور کو بیوہ اور سوہاگن اپنے خاوند کو نیک پلنگ پر جمع ہوتی اور اولاد کو سب طرح حاصل کرتی ہے ویسے تم دونو میاں بی بی کہاں رات کو اور کہاں دن مین بسے تھے اور کسی وقت کہاں رہتے تھے۔

نوٹ۔ آریون کو چاہئے کہ تہذیب پھیلانیکی نیت سے تمام مضامین ما ذیل اپنی دھرم سکون سے نکال دین اور ایسی تعلیم کو ستیہ دھرم نہ کہا کرین کیونکہ خلق کا ستیاناس کرنے والی یہی تعلیم ہے۔

تبصرہ۔ یہ پرمیشور کی طرف سے مسافر نوازی ہے سو رستہ چلتے مسافروں سے عموماً اور ہر ایک مرد و زن سے خصوصاً اس عمدہ تہذیب اور ویدی لیاقت کیساتھ دریافت کرنا جس طرح بیوہ اپنے دیور سے [illegible] اپنے خاوند سے پلنگ پر ہم بستر ہوتی ہے اس طرح تم دو نو رات کو کہاں سوئے اور دن میں کہاں بستے تھے۔ دانشمندوں اور مہذبوں کا شیوہ نہیں اور بیوہ بھاوج کا دیور سے اولاد حاصل کرنا اور بیوہ کی بیوہ بھی بنی رہنا اگرچہ وید کے موافق ہے لیکن شریف زادیوں حیا والیوں کا کام نہیں وید میں چونکہ اسکی ہدایت عام ہے اسواسطے کلام الٰہی نہیں ہو سکتا ہاں خلاف تہذیب ضرور ہو سکتا ہے

انیم اچھس سوبھگے پتم مت अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत्

(۲۰) رگوید کی دسویں منڈل سکت دس کے دسویں منتر میں پرمیشور ارشاد فرماتا ہے کہ جب مرد اولاد جنانیکے قابل نرہے اسوقت اپنی بیوی سے کہدے کہ کسی دوسرے مرد سے اولاد حاصل کرلے جیسے پانڈو راجہ کی استری کنتی مادری وغیرہ نے حاصل کی اور بیاس جی نے اپنی بھاوجوں کو بیٹے جنائے تھے دیکھو اتہاس و پران اور بقول دیانند جی اس باب میں پوران حجت ہیں کیونکہ وید کے موافق و مطابق ہیں دیکھو ستیارتھ پرکاش نیوگ کا بیان۔

تبصرہ۔ یہ منتر یا تو کسی ایسے شخص کا کلام ہو سکتا ہے کہ اپنی مراد حاصل کرنے کیواسطے خواہ مخواہ ایسی باتیں بنا بنا وید میں لکھتا ہے یا یم یمی کا قصہ ہے یا نندجی اسکو ظاہر نہیں کرتے اگر یہ ایشور کا ارشاد ہے تو وید کی تعلیم کے ناقص ہونے میں کلام نہیں اور ایسے حکموں پر عمل کرنا کمال بے شرمی اور پرلے درجہ کی بے غیرتی ہے مہذب انسان کی طبیعت ہرگز گوارا نہیں کرسکتی۔

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ्नियुक्तया ।
प्रजेप्सिताधिगन्तव्या संतानस्य परिक्षये ॥५९॥
विधवायां नियुक्तस्तु घृताक्तो वाग्यतो निशि ।
एकमुत्पादयेत्पुत्रं न द्वितीयं कथंचन ॥६०॥
विधवायां नियोगार्थे निर्वृत्ते तु यथाविधि ।

गुरुवच्च स्नुषा वच्चवर्तेयातं परस्परम् ॥६२॥ हरेत्तत्र नियुक्तायाजातः
पुत्रो यथौरसः। क्षेत्रिकस्य तद्बीजं धर्मतः प्रसवश्च सः॥१४५॥
धनं यो बिभृयाद्भ्रातुर्मृतस्य स्त्रियमेव च। सोऽपत्यं भ्रातुरुत्पाद्य दद्यात्तस्यैव तद्धनम्॥१४

یہ منو کی نوین ادہیا کا انسٹھوان اور ساٹھوان، ور باسٹھوان اور ایکسو پینتالیسوان اور ایکسو چھیالیسوان شلوک ہے لالہ سوامی دیال صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے اولاد کے نہ ہونے مین سسر وغیرہ سے اجازت لیکر کسی رشتہ دار سے یا دیور سے خاطر خواہ اولاد حاصل کرے - دیور و جیٹھ وغیرہ والد کا حکم پا کر بدن پر گھی لگا کر چپ چاپ بیوہ سے ہم بستری کرے جب حمل ٹہیر جاوے تب بڑا بھائی گرو کی مانند اور چھوٹے بھائی بیٹے کی بیوی کی مانند باہم رہنے لگین لیکن یہ حکم اسوقت ہے جبکہ والد وغیرہ کے حکم سے یہ کام کیا گیا ہو جو اپنی مرضی سے دونو ہم بستر ہو گئے ہون تو جیسے چاہین رہا کرین درجہ اولیت سے گر جاتے یعنی جیسے دتے ہو جاتے ہین جسطرح دوسری اولاد از روے ورثہ مال و دولت لیتی ہے اسی طرح وہ لڑکا بھی جو سسر وغیرہ کے حکم سے حاصل کیا ہے حصہ لیوے - کیونکہ کھیت والی کا بیج ہے اور اسکی پیدائش دہرم سے ہے - مرے ہوئے بھائی کی جورو اور دولت کو جونسا بھائی اپنی حفاظت مین رکھے وہی اُس بیوہ سے بچہ جناوے اور جو بیوہ کے بچہ پیدا ہو وہی مال و دولت مذکورہ کو لیوے اور وید کے مفسر یاگیہ ولک تشریح منو جی کی مانند اس طرح کرتے ہین -

अपत्यं गुर्वनुज्ञातो देवरः पत्रकाम्यया।
सपिण्डोवासगोत्रोवाघृताभ्यक्तःऋतावियात् ६८
अपुत्रेण परक्षेत्रे नियोगोत्पादितः सुतः।
उभयोरप्यसौ रिक्थी पिंडदाताचधर्मतः १२९

یہ یاگولک سمرتی کی پہلی ادہیا کا اڑسٹھوان اور دوسری ادھیا کا ایکسو انتیسوان شلوک ہے ترجمہ اسکا سوامی دیال صاحب نے یہ کیا ہے جسکے اولاد نہو حیض سے فارغ ہوتے ہی اس عورت سے باپ وغیرہ بزرگ اجازت لیکر دیور وغیرہ سسرال کا رشتہ دار یا ہم قوم آدمی بدن مین گھی لگا کر ہم بستری کرے جسکے اولاد نہ ہوتی ہو اُس نے جب بڑون کی اجازت سے غیر عورت کو بیٹا جنایا ہو تو وہ لڑکا بیج و کھیت والے دونو کے مرنیکے بعد پنڈ دینے والا اور دونو کیطرف سے ورثہ حاصل کرنیوالا دہرم ہو یعنی

اُصل حلال کا فرزند موافق وید کے ہے۔

سوال- مرد کو نیوگ کرنیکی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ دوسرا بیاہ کر سکتا ہے۔

جواب- برہمن اور ویش اور راجپوت کیواسطے ایک ہی بار بیاہ ہونا شاستروں مین لکھا ہی دوسری مرتبہ نہین اور کنواری اور کنوارے کے بیاہ مین انصاف ہی اور بیوہ عورت کیساتھ کنوارے مرد کا اور کنواری عورت کیساتھ رنڈوے مرد کا بیاہ ہونے مین بے انصافی اور بدمذہبی ہے جیسے بیوہ کو کنوارا ناپسند کرتا ہی۔ ایسی ہی کنواری رنڈوے کو نگاہ مین نہین لاتی دیکھو ستیارتھ پرکاش مطبوعہ اجمیر ص۱۱۶۔

سوال- گھر مین مال و دولت وغیرہ سب کچھ ہے مگر خاوند نہین پردیس مین ہی تو کیا کرنا چاہیئے۔

جواب- ستیارتھ پرکاش مذکورہ کے صفحہ ۱۲۰ مین لکھا ہے کہ اگر خاوند مذہب کیواسطے پردیس گیا ہو تو آٹھ برس اور جو علم و عروج کیلئے گیا ہو تو چھ سال اور مال و دولت کیواسطے گیا ہو تو تین برس تک رستہ دیکھے ان بعد نیوگ کرکے اولاد حاصل کرلے جب خاوند آجاوے اسوقت نیوگ والے مردون سے علیحدہ ہوجائے (اور یہی دہرم شاستر کا حکم ہے)۔

سوال- جب ایک بیاہ ہوگا ایک عورت کو ایک مرد اور ایک مرد کو ایک عورت ملیگی اسوقت عورت حاملہ ہو یا ہمیشہ بیمار رہے یا مرد کو کوئی سخت مرض لاحق ہوجاوے اور دونو کو جوش جوانی ہو اور رہا نجائے تب کیا کرین۔

جواب- ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۲ مین لکھا ہے حاملہ عورت سے ایک سال مجامعت نہ کرنیکے وقت عورت یا مرد سے رہا نجائے تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے بیٹا حاصل کردے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آریہ مذہب مین دوسرا نکاح اور اپنی حاملہ کیساتھ مجامعت کرنا شوہر کو سال بھر تک درست نہین۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش ص۱۱۳ و ص۱۲۰۔ اب عورت مریضہ یا حاملہ ہے یا مرد بیمار ہے اور سال بھر تک عورت سے یا مرد سے صبر نہوسکے تو عورت کسی دوسرے مرد سے اور مرد کسی دوسری عورت سے اولاد حاصل کرے۔

سوال- خاوند بدمزاج تندخو ہو عورت کو ستانے سے باز نہ آوے اسوقت کیا کرے۔

جواب- ایسی حالت مین خاوند کو چھوڑ کر کسی دوسرے مرد سے اولاد حاصل کرے اور اُس محصولہ اولاد کو اپنے خاوند کی جائداد کا حصہ دار و مالک بنادے لیکن طلاق لیکر کسی دوسرے سے نکاح نکرے کیونکہ طلاق لینا و نکاح ثانی برہمن اور ویش اور راجپوت کی قوم کے واسطے شاستر مین نہین لکھا دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۲۰ و صفحہ ۱۱۶۔

سوال - تمنے جو ویدا ور شاستر سے بیان کیا یہ لاولد و مسافر وغیرہ کی جورو اور بیوہ کیواسطے لکھا ہے بھلا اولادوالی ایسا کام کر گذرے تو کیا کرنا چاہیئے -

جواب - بقول منو باب ۹ شلوک ۱۹ بد فعلی عورتون کی جبلی عادت ہے یہ ویدمین لکھا ہے - دیکھنے والا یون کہکے خاموش ہورہے کہ اگر نطفہ نے قرار پکڑا ہے تو اسکا خصم اسکو پاک کرے اگر نہین پکڑا تو حیض آنے سے خود ہی پاک ہوجائیگی چنانچہ دہرم شاستر کے نوین ادہیا کے بیسوین اور پانچوین کے ایک سو آٹھوین شلوک مین ہے -

यन्मेमाताप्रलुलुभेविचरंत्यपतिवृता ।
तन्मेरेतः पितावृक्तामित्यस्यतन्निदशनम् ॥२०॥
मृतोयैः शुध्यतेशोध्यंनदीवेगेन शुध्यति ।
रजसास्त्रीमनोदुष्टा सन्यासेन द्विजोत्तम ॥१०८॥

انکا ترجمہ لالہ سوامی دیال صاحب نے یہ کیا ہے اپنی ماتا کی زناکاری دیکھکر کہنا چاہیئے کہ میری ماں نے میرے باپ کے سوائے دوسرے مرد مین رغبت کی اور یہ پھل پایا اب میری والدہ کی اس بیج وروپ کو یعنی دوسرے مرد کے اس نطفہ کو میرا باپ پاک کرے جو چیزین پاک کرنیکے قابل ہین وہ مٹی اور پانی سے اور چلتا پانی چلنے سے اور جسکا دل غیر مرد سے ملگیا ہو وہ حیض آنے سے اور برہمن فقیر ہوجانے سے پاک ہوجاتا ہے اور یہی یاگولک اسمرت کے پہلے باب کے شلوک ۷۲ کا حکم ہے کہ عورت حیض آنے سے پاک ہوجاتی ہے اور باب مذکور کے شلوک ۷۱ مین ہے -

सोमः शौचंददावासांगन्धर्वश्च शुभांगिरम ।
पावकः सर्वमेध्यत्वंमेध्यावैयोषितोस्मृताः

کہ عورتون کو سوم دیوتا نے پاکیزگی اور گندہرب نے شیرین زبانی اور اگن دیوتا نے سب طرح پاک ہونیکی طاقت دی ہے اسلئے عورتین پاک ہوتی ہین مگر اب مشکل یہ کہ بقول رگوید اور یاگولک جی سوم گندہرو اگنی ان دیوتا کے نام ہین جنھون نے عورتون کو سب طرح سے پاک کیا اور پاکیزگی دی اور بقول دیانند جی یہ ان دس مردون مین سے تین کے نام ہین جنسے نیوگ کیا جاتا ہے -

سوال - اگر رنڈی دام ٹھہرانے کے بعد صحبت سے انکار کرے یا جب اقرار کر لیا تہا اور اب انکار کرتی

ہے تو کیا کرنا چاہیے۔

جواب۔ یاگولک سمرتی کے دوسرے باب دو سو چھیانوین شلوک مین مرقوم ہے کہ

गृहीतवेतना वेश्या नेच्छन्ती द्विगुणं वहेत्
अगृहीते समं दाप्यः पुमानप्येवमेव च॥२९६॥

لالہ سوامی دیال صاحب نے ترجمہ یہ کیا ہے جو رنڈی دام لیکر زنا سے انکار کرے اور بیمار نہو تو دو چند اور جو بغیر ٹھہرا لینے کے اقرار کیا تھا اور اب انکار کرتی ہے تو ایک چند دام واپس کرے اور یہی حکم مرد کیواسطے ہے یعنی بغیر مقرر کرنے کے ایک گنی اور اقرار کے بعد انکار کرے تو دو گنے دام رنڈی کو دے (واہ رے وید اور شاستر کے قانون)

سوال۔ جس پستک مین قابل شرم تعلیم ہو یا جس مذہب مین زناکاری اور فحش گوئی وغیرہ شرعاً وقانوناً جائز ہو وہ خدا کیطرف سے ہو سکتا ہے یا نہین۔

جواب۔ نہین ہو سکتا۔

سوال۔ بخشش کے متلاشی کو کیا کرنا چاہیے۔

جواب۔ مذاہب باطلہ اور ان پستکون و کتابون سے کہ جنمین ناقص اور خراب تعلیم درج ہے دست بردار و بیزار ہو کر سچا اور پکا مسلمان بنکر قرآن و حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔

سوال۔ قرآن شریف اور حدیث کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ قرآن شریف کا حکم یہ ہے وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (سورہ انعام) اور مت جاؤ فحش اور بیحیائی کے نزدیک کھلی ہو یا چھپی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ (نور) او مخاطب کہدے مومنونکو اپنی نگاہین نیچی رکھین اور شرمگاہونکو محفوظ رکھین اور کہدے مومنات کو وہ بھی اپنی نگاہون کو پست رکھین اور شرمگاہونکو محفوظ رکھین اور غیر محرم پر اپنے بناؤ سنگار کا اظہار نکرین وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ (النساء) مت نکاح مین لاؤ چھپے یار پکڑنیوالی فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ (نساء) پس اگر کرین بدکاری تو باندی پر نصف عذاب ہے جو آزاد عورتون پر ہے اَلزَّانِيْ وَالزَّانِيَةُ فَاجْلِدُوْا

كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ جس نے ابھی نکاح نہین کیا مرد ہو یا عورت اگر زنا کرین تو مارو ہر ایک کو سو کوڑے اور اُنپر رحم و شفقت حد لگانے مین کوئی نکرے اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۔ بیاہا ہوا مرد اور بیاہی ہوے عورت اگر زنا کرین تو اُنکو پتھر مارتے مارتے مار ڈالو اللہ کیطرف سے یہ عذاب مقرر ہے وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ۔ (احزاب) اے بیبیو قرار سے رہو اپنے گھرون مین اور نہ سنگار کرو پہلے زمانہ کی بے دین عورتون کیطرح قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (احزاب) او مخاطب کہدے اپنی بیویون اور بیٹیون اور مسلمانونکی عورتون کو کہ لٹکا دین اپنے سرون پر اپنی چادرین یعنی اگر مان بہن وغیرہ کو ملنے جائین تو سر سے پاؤن تک کی چادر اوڑھکر جائین اور گہرون مین رہین تو وحشی قومون کیطرح نہین بلکہ کرتا پہنکر اور کرتے پر اوڑہنی اوڑھے رہین وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اس پر شاہد ہے ہر ایک عورت نامحرمون سے پردہ کرے دیور جیٹھ وغیرہ رشتہ دارون سے گھونگٹ نکالے اُنکے پاس اکیلے مکان مین نہ جا بیٹھا کرے لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطٰنُ (ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اندھے سے بھی حجاب کا حکم ہے دیکھو مشکوٰۃ کتاب النکاح مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۲۶۹ حدیث اُم سلمہؓ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی صاحبہ نے نامحرمون کی قبر سے بھی پردہ کیا ہے مشکوٰۃ باب زیارت قبور مین روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَ ترجمہ مین آتی جاتی تھی اُس گھر مین کہ رسول اللہ صلعم اور میرے والد دفن تھے کھلے منہ خیال سے کہ آنحضرت میرے زوج اور حضرت ابوبکر میرے والد تھے اُنسے پردہ نہین پھر جب حضرت عمرؓ دفن ہوے تو خدا کی قسم مین بغیر خوب کپڑا اوڑھ لینے کے نہین داخل ہوتی تھی شرم سے حضرت عمرؓ کی ۔

شاباش اُن پاکدامنونکو جو اس سنت پر عمل کرتی ہین اور اُنپر صد حیف جو بےپردگی کی عادی اور نیوگ وغیرہ پر مرتی اور ناشایستہ تہمات پر دل دہرتی ہین ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ ۵ دسمبر ۱۸۹۲ء

غبار کوے یثرب جس نے آنکھون مین لگایا ہے
رہ صدق و صفا بیشک اُسے حق نے دکھایا ہے
ضیائی شمس احمد سے منور ہر دو عالم ہین
مگر خفاش بدطینت نے آنکھون کو چرایا ہے

معنبر گیسوے اطہر کا سودا جسکے سر مین ہے
غم سود و زیان اُس نے سبھی دلسے بھلایا ہے

صبا شاید مدینے کی گلی سے گرد لائی ہے
اُسی کی شرم سے عنبر نے اپنا مُنہ چھپایا ہے

نہ یارون مین رہی یاری نہ آپس مین وفاداری
محبت اُٹھ گئی ساری عجب یہ دور آیا ہے

ہزارون کو بنا کر وید کی تعلیم نے وحشی
بشکل خربزہ کاری کی دلدل مین پھنسایا ہے

گلِ توحید کی شیدا قفس مین بند ہے بلبل
چمن مین دہر کے زاغ و زغن نے غل مچایا ہے

للائن نے لیا جب بھل خوشی سے پھل اُٹھی لالہ
بہارِ وید نے گھر گھر عجب یہ گل کھلایا ہے

سواد الوجہ فی الدارین کی قشقہ علامت ہے
جبین پر چرہ کے صندل نے شفق کا منہ چڑایا ہے

پتی سے کاو سُتم کردہی ذریعہ خوب بخشش کا
حسینون کے گنہگارون کو ایشور نے سکھایا ہے

وہ کوچے مین ستمگر کے تڑپکر لاکھ مرجاتے
نہوتا وصل پر ویدون نے دم بھر مین کرایا ہے

نقاب شرم مُنہ پر لیکے کیون بیٹھینگی پردی مین
نیوگی کی جدائی نے جنہین روگی بنایا ہے

برنگ مشکل کالی اُسکی روشن ہے شب تیرہ
چراغ دودمان جس کا نیوگی نے جلایا ہے

غرض دس پرش سے جنتا نہین ہرجی کا بھلانا
ہوائے شوئے مردہ نے دلِ بیوہ اوڑایا ہے

سواد فسق و عصیان سے ہوا ہندوستان تیرہ
کسی مُغ نے شرارت کا بھرا منتر سُنایا ہے

رموزِ حرمِ ربی وہ تیرہ بخت کیا جانے
دماغ و دل مین جس کے اُنیم اچھنو سمایا ہے

حریفون سے حصولِ تخم مین مصروف زن گھر مین
پتی نے بستر اپنا صحن خانہ مین بچھایا ہے

یہی تعلیم ایشور کیطرف سے مانی جاتی تھی
اسی نے پنچون کو شرم سے نیچا دکھایا ہے

مسافر کیا خوشی ہوگا خبر پردیس مین سُنکر
کہ ہمخوابہ کو تیری غیر نے بچہ جنایا ہے

ہے درج وید دُر عفت و عصمت سے بے بہرہ
خریدارون نے اُس پر مُفت نقدِ جان گنوایا ہے

سہ قرآن کے جلوہ سے ہوا کون و مکان روشن
سگِ بدخو نے عوعو کرکے ناحق سر کھپایا ہے

حباب آسا ہے دم آبِ روان پر بحرِ ہستی مین
عبث غفلت مین اگر تو نے گھر اُسپر بسایا ہے

جو زینت کے فلک پر صورتِ زہرہ چمکتے تھے
اجل نے خاک مین اونکو برنگِ گل ملایا ہے

مرا طاعشق احمد پر ہے جو ثابت قدم واعظ
اُسی نے کچھ مزہ جینے کا اور مرنے کا پایا ہے

تمت